دینی مدارس کے نظام ونصاب کی اصلاح کے حوالے سے

''مجلس فکرونظر'' کی منظور کردہ سفارشات اور نصاب

دینی مدارس کے نظام تعلیم کی اصلاح کے حوالے سے ممتاز ماہرین تعلیم اور مدارس کے چاروں وفاقوں کے نمائندگان پر مشتمل ''مجلس فکرونظر'' نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات اور نصاب کی منظوری دی ہے۔اس ضمن میں مزید تفصیلات کے لیے مجلس کے جنرل سیکرٹری جناب ڈاکٹر محمد امین صاحب سے ۱۳۶ انیلم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور کے پتہ پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔(ادارہ)

متفقہ سفارشات

مقصود

ان سفارشات کا مقصد یہ ہے کہ

۱۔دینی مدارس کے طلبہ کے علم میں مزید رسوخ پیدا ہو۔

۲۔ان کے اخلاق وللٰہیت میں اضافہ ہو۔

۳۔مسلکی تعصّبات کا خاتمہ ہو۔

۴۔طلبہ میں عصری تحدیات سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

علما کی تیاری کے مقاصد

۱۔مساجد میں امامت وخطابت اور قرآن ناظرہ وحفظ کے علاوہ ترجمہ قرآن اور تدریس حدیث۔

۲۔دینی مدارس میں تدریس۔

۳۔جدید سکولوں / کالجوں / یونیورسٹیوں میں اسلامی وعربی علوم کی تدریس وتحقیق۔

۴۔عام افراد معاشرہ کی دینی تعلیم اور اصلاح۔

نصاب درس نظامی

مدت تدریس: ۸سال، داخلہ برائے مڈل پاس

اسلامی علوم

۱۔قرآن حکیم

۱۔مکمل قرآن حکیم کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مع صرفی ونحوی تراکیب

۲۔قرآن حکیم کے بعض منتخب حصوں کا تفسیری اور تحقیقی مطالعہ جس میں متنوع مناہج کی تفاسیر (مثلاً اثری، لغوی، فقہی، کلامی، سائنسی اور معاصر تفاسیر) شامل ہوں۔

۳۔علوم القرآن

۴۔تجوید کا ایک کورس سب کے لیے

۵۔باقاعدہ درس قرآن کے ذریعے سے قرآنی مفاہیم ومقاصد کو طلبہ کے ذہن نشین کرانا

۶۔غیر حافظ طلبہ کے لیے حفظ کا نصاب

۷۔آخری سال دورۂ قرآن یعنی مکمل قرآن حکیم کی تدریس

۸۔ہر وہ مدرسہ/جامعہ جہاں مکمل درس نظامی اور دورۂ حدیث کا انتظام ہو وہاں شیخ الحدیث کی طرح شیخ التفسیر کا ہونا ضروری ہو۔

۲۔حدیث وسیرت

۱۔آخری دورۂ حدیث سے پہلے بخاری ومسلم کا بالاستیعاب اور فرقہ واریت سے مبرا تحقیقی مطالعہ

۲۔آخری سال میں باقی کتب صحاح ستہ کا دورہ

۳۔علوم الحدیث

۴۔مطالعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔فقہ واصول فقہ

۱۔فقہ القرآن والسنہ

۲۔حنفی اصول فقہ

۳۔حنبلی، مالکی، شافعی، ظاہری اور شیعی اصول فقہ کا مطالعہ

۴۔ان سب کا تقابلی مطالعہ اور عصر حاضر کے مسائل کے حوالے سے عملی مشق

۵۔حنفی فقہ کا ایک متن

۶۔دیگر فقہوں کے منتخب متون کا مطالعہ

۴۔عقیدہ

۱۔ماضی کے کلامی مباحث و مذاہب کا منتخب مطالعہ

۲۔معاصر مذاہب ضالہ (قادیانیت و پرویزیت)

۳۔تقابل ادیان

۵۔منطق و فلسفہ

منتخب متون کا تعارفی مطالعہ

۶۔مطالعہ احوال امت

۱۔مسلمانوں کی ماضی کی تاریخ کا اجمالی مطالعہ

۲۔موجودہ مسلم دنیا کی تاریخ اور جغرافیہ

۷۔دعوت و تربیت

۱۔اصول دعوت (دوسروں تک دعوت پہنچانے کے آداب و شروط)

۲۔گفتگو اور تقریر کی عملی مشق

۳۔اصول تربیت اور اخلاق (قرآن و سنت اور کتب تزکیہ نفس سے)

۴۔اس کی عملی مشق

۸۔تحقیق

۱۔ہر ہفتے لائبریری پیریڈ

۲۔ساتویں سال طرق تحقیق کی تدریس و عملی مشق

۳۔آخری سال تحقیقی مقالہ لکھنا

۹۔جدید علوم

۱۔جدید سماجی علوم (معاشیات، سیاسیات، فلسفہ وغیرہ) کا تعارفی و تنقیدی مطالعہ

۲۔جدید سائنسی علوم (طبیعیات، حیاتیات، کیمیا وغیرہ) کا تعارفی و تنقیدی مطالعہ

۳۔کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا تعارفی پیکج

۱۰۔زبانیں

☆ **عربی**: عربی سمجھنے کے علاوہ عربی بولنے اور لکھنے (انشا) کی عمدہ مہارت

ضروری اقدامات:

۱۔عربی کے متخصص اساتذہ کا تقرر

۲۔طریقہ مباشرہ اور طریق قواعد کے امتزاج پر مبنی نیا تدریسی منہج

۳۔ پہلے سال کے بعد عربی زبان کے پیریڈ میں اردو بولنے پر پابندی اور آخری دو سالوں میں ذریعہ تعلیم بھی عربی ہو۔

۴۔ پندرہ روزہ بزم ادب اور تقریری وتحریری مقابلے

۵۔ترجمہ

☆ **اردو:** اردو بولنے اور لکھنے کی عمدہ صلاحیت

ضروری اقدامات:

۱۔اردو کے دینی ادب کی تدریس

۲۔اردو کے متخصص استاد کا تقرر

۳۔ پندرہ روزہ بزم ادب اور تقریری وتحریری مقابلے

☆ **انگریزی:** انگریزی پڑھنے' سمجھنے اور بولنے کی متوسط درجے کی صلاحیت

ضروری اقدامات:

۱۔متخصص استاد کا تقرر

۲۔اندازاً بی اے کی سطح تک کی تدریس

☆ **فارسی:** فارسی پڑھنے اور سمجھنے کی معمولی صلاحیت

☆ علاقائی زبانوں میں اظہار مدعا کی حوصلہ افزائی

دراسات علیا

بڑے دینی مدارس اپنے آپ کو آٹھ سالہ درس نظامی تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کے بعد تخصص اور تحقیق کی تعلیم بھی جاری رکھیں جس کی کچھ تفصیل یوں ہے:

۱۔درجہ تخصص (درس نظامی کے بعد دو سالہ تحقیقی پروگرام' مساوی ایم فل)

پہلے تین ماہ طرق تحقیق واساسی موضوعات کی تدریس وتسجیل موضوع

قرآن وعلوم القرآن' حدیث' علوم الحدیث' فقہ واصول فقہ اور دیگر اسلامی موضوعات پر تحقیق

۲۔درجہ تحقیق (درجہ تخصص کے بعد ۳ سالہ فل ٹائم اور ۵ سالہ پارٹ ٹائم تحقیقی پروگرام' مساوی پی ایچ ڈی)

موضوعات کی تسجیل کے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے:

۱۔تقابلی مطالعے کو ترجیح دی جائے۔

۲۔ رٹے رٹائے موضوعات کے بجائے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جائے جن کی عصر حاضر اور پاکستانی معاشرے کے حوالے سے اہمیت ہو۔

۳۔تحقیق میں تخلیقیت اور اصالت پر اصرار کیا جائے۔

متفرق امور

داخلہ:

درس نظامی میں داخلہ صرف ایسے مڈل پاس طلبہ کو دیا جائے تو ناظرہ پڑھ سکتے ہوں یا ان حفاظ کو جو مطلوبہ استعداد رکھتے ہوں۔

امتحان :

۱۔ ہر تعلیمی سال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر حصے کے آخر میں امتحان نہائی ہو جائے۔

۲۔امتحان میں معروضی سوالات بھی دیے جائیں۔

۳۔ پاس ہونے کے لیے ۴۰ فی صد نمبر حاصل کرنا ضروری ہو اور مجموعی طور پر ۵۰ فیصد

۴۔تقریری/زبانی امتحان بھی ہونا چاہیے۔

تدریس اساتذہ:

۱۔ نئے اساتذہ کی تربیت

۲۔موجودہ اساتذہ کے لیے ریفریشر کورسز

۳۔ناظمین و مہتممین مدارس کی تربیت

تربیت طلبہ:

۱۔ ہر مدرسہ میں تربیت طلبہ کے کام کو اہمیت دی جائے اور اس کو منظم کیا جائے۔مثلاً اساتذہ میں سے ہر کلاس کا ایک مربی ہو، طلبہ میں سے بھی ایک مربی ہو۔ناظم مدرسہ (یا اس کا نامزد کردہ استاذ) بطور مرکزی مربی کام کرے۔ان لوگوں پر مشتمل ایک تربیتی کمیٹی ہو جس کا اجلاس ہر ماہ باقاعدگی سے ہو۔

۲۔ ہر امتحان میں عملی تربیت کا ایک پرچہ ہو جس کے ۱۰۰ نمبر ہوں اور اس میں پاس ہونا لازمی ہو۔

۳۔صالح طلبہ کے لیے حوصلہ افزائی کے انعامات رکھے جائیں۔

۴۔ تربیت کے لیے ذکر وفکر کے ایسے حلقوں اور صحبت صالحین کا اہتمام کیا جائے جہاں قرآن وسنت کی تعلیمات کی سختی سے پابندی کی جاتی ہو۔

۵۔جس طرح جدید تعلیمی اداروں میں ہفتہ صفائی منایا جاتا ہے' اسی طرح دینی مدارس میں ہفتہ صفائی کے علاوہ اخلاقی تطہیر (رذائل سے بچنے اور حصول فضائل) کے لیے بھی ہفتے منائے جائیں اور متعلقہ موضوع کے حوالے سے ہفتہ بھر عملی پروگرام رکھے جائیں۔

نصاب

سال اول (نصف اول)

مضمون	مواد تدریس	نصابی کتب	امدادی کتب
قرآن حکیم (حفظ)	پارہ عم	قرآن حکیم	
تجوید اور مشق	۔	جمال القرآن	علم التجوید' قاری غلام رسول
عربی	اللغۃ العربیۃ	العربیۃ لغیر الناطقین بہا (۱)	القراءۃ المیسرۃ
اردو	۔	۔	۔
عربی	القواعد	النحو الواضح (۱)	القواعد العربیۃ الصحیحۃ

سال اول (نصف ثانی)

مضمون	مواد تدریس	نصابی کتب	امدادی کتب
قرآن حکیم حفظ	البقرہ (پہلا اور آخری رکوع)۔		۔
(منتخب سورتیں)	الحشر' یاسین' الملک' المزمل' المدثر		
تجوید اور مشق	۔	فوائد مکیہ	
عربی	اللغۃ العربیۃ	العربیۃ لغیر الناطقین بہا (۲)	القراءۃ المیسرۃ الکتاب الاساسی
اردو	۔	۔	۔
عربی	القواعد	النحو الواضح (۲)	القواعد العربیۃ الصحیحۃ
انگریزی	۔	۔	۔

سال دوم (نصف اول)

مضمون	مواد تدریس	نصابی کتب	امدادی کتب
قرآن حکیم (ترجمہ)	پارہ ۱ تا ۴ مع تطبیق قواعد	۔	۔
عربی	اللغۃ العربیۃ	العربیۃ لغیر الناطقین بہا (۳)	العربیۃ للناشئین
اردو	۔	۔	۔

عربی	القواعد	اصول الصرف نصف اول النحو الواضح (۳) نصف اول	الکامل فی قواعد العربیۃ وصرفها
انگریزی	-	-	-
فارسی	-	-	-

سال دوم (نصف ثانی)

قرآن حکیم (ترجمہ)　　پارہ ۴ تا ۸ مع تطبیق قواعد

عربی	اللغۃ العربیۃ	العربیۃ لغیر الناطقین بها (۴)	العربیۃ للناشئین اقرا العربیۃ وتحدث بها
اردو	-	-	-
عربی	القواعد	اصول الصرف نصف ثانی النحو الواضح (۳) نصف ثانی	الکامل فی القواعد العربیۃ وصرفها
انگریزی	-	-	-
فارسی	-	-	-

سال سوم (نصف اول)

قرآن حکیم (ترجمہ)　　پارہ ۹ تا ۱۴ مع تطبیق قواعد

حدیث وسیرت	مطالعہ عمومی	ریاض الصالحین (۱)	
عربی	اللغۃ العربیۃ الانشاء والکتابۃ	العربیۃ لغیر الناطقین بها (۵) معلم الانشاء (۱)	دروس اللغۃ العربیۃ قصص النبیین
اردو	-	-	-
عربی	القواعد (الصرف) النحو	الشافیہ (نصف اول) القواعد العربیۃ المیسرۃ (۱)	سلم اللسان فی النحو والصرف والبیان
انگریزی	-	-	-

سال سوم (نصف ثانی)

قرآن حکیم (ترجمہ)　　پارہ ۱۵ تا ۲۰ مع تطبیق قواعد

حدیث وسیرت	مطالعہ عمومی	ریاض الصالحین (۲)	
عربی	اللغۃ العربیۃ	العربیۃ لغیر الناطقین بہا (۶)	دروس اللغۃ العربیۃ
	الانشاء والکتابۃ	معلم الانشاء (۲)	قصص النبیین
اردو	۔	۔	۔
عربی	القواعد (النحو)	القواعد العربیۃ المیسرۃ (۲)	سلم اللسان فی النحو
	(الصرف)	الشافیہ (نصف ثانی)	والصرف والبیان
انگریزی	۔	۔	۔

سال چہارم (نصف اول)

قرآن حکیم (ترجمہ)	پارہ ۲۱ تا ۲۵ مع تطبیق قواعد		
حدیث وسیرت	اصول حدیث	تیسیر مصطلح الحدیث (اردو)	
	تدوین وحجیت حدیث	السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی	
عربی	الادب (النثر القدیم)	کلیلہ ودمنہ (منتخب)	
	النثر الجدید	طہ حسین، الشیخان (نصف اول)	
	الشعر الجدید	تراجم منظومات اقبال، الصاوی شعلان (منتخب)	
اردو	۔	۔	۔
عربی	القواعد	النحو الوافی (۱،۲) منتخب	مغنی اللبیب
انگریزی	۔	۔	۔

سال چہارم (نصف ثانی)

قرآن حکیم (ترجمہ)	پارہ ۲۶ تا ۳۰ مع تطبیق قواعد		
حدیث وسیرت	اصول حدیث (جرح وتعدیل، اسماء الرجال، تخریج حدیث)	شرح نخبۃ الفکر	الکفایۃ للخطیب حجۃ اللہ البالغہ
عربی	الادب (النثر القدیم)	الف لیلۃ ولیلۃ (منتخب)	طہ حسین، الایام
	النثر الجدید	طہ حسین، الشیخان (نصف ثانی)	

	الشعر الجدید	العزام، دیوان الاسرار والرموز (منتخب)	سمیر عبد الحمید، اقبال ودیوان ارمغان حجاز
اردو	-	-	-
عربی	القواعد	النحو الوافی (۳، ۴) منتخب	مغنی اللبیب
انگریزی	-	-	-

سال پنجم (نصف اول)

قرآن حکیم (تفسیر)	-	جلالین (پارہ ۱ تا ۱۵)	
علوم القرآن	تاریخ القرآن، اعجاز القرآن، اسباب نزول سبع قراءات، ناسخ ومنسوخ)	سیوطی، الاتقان (منتخب)	مباحث فی علوم القرآن (مناع القطان) مباحث فی علوم القرآن (صبحی صالح) علوم القرآن (تقی عثمانی) المعجزة الخالدة (ابوزہرہ)
حدیث وسیرت	متن حدیث	مشکوۃ (نصف اول)	
	سیرت النبی ﷺ	ابن اسحاق، سیرت النبی (نصف اول)	شبلی نعمانی، سیرۃ النبی قاضی سلمان رحمۃ للعالمین پیر کرم شاہ، ضیاء النبی
فقہ واصول فقہ	اصول فقہ حنفی	اصول الشاشی	الجصاص، الفصول البہاری، مسلم الثبوت
عربی	الادب (الشعر القدیم)	دیوان حسان (منتخب)	-
	الشعر الجدید	احمد شوقی (منتخب)	-
	النثر القدیم	الکامل للمبرد (منتخب)	قصص العرب
	النثر الجدید	العقاد، العبقریۃ	-
منطق	مبادیات ومصطلحات	تیسیر المنطق	عبد الستار سعیدی، تعلیم المنطق

فلسفہ	مبادیات ومصطلحات	بدایۃ الحکمۃ	مفتی افضل حسین، ہدایۃ الحکمۃ

سال پنجم (نصف ثانی)

قرآن حکیم (تفسیر)	۔	جلالین (پارہ۱۶تا۳۰)	
علوم القرآن	تفسیر کے اصول، مآخذ اور مناہج وغیرہ	الفوزالکبیر الاتقان (منتخب)	ابن تیمیہ، مقدمہ فی اصول التفسیر۔ الذہبی، التفسیر والمفسرون۔ الصابونی، علوم القرآن
حدیث وسیرت	متن حدیث	مشکوۃ (نصف ثانی)	۔
	سیرۃ النبی ﷺ	ابن اسحاق، سیرۃ النبی (نصف ثانی)	شبلی، سیرت النبی تھانوی، نشر الطیب داناپوری، اصح السیر کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ
فقہ واصول فقہ	متن حنفی فقہ	قدوری	
عربی	الادب (النثر القدیم)	الجاحظ، البیان والتبیین (منتخب)	قصص العرب
	النثر الجدید	العقاد، العبقریۃ (۲)	
	الشعر القدیم	دیوان المتنبی (منتخب)	
	الشعر الجدید	حافظ ابراہیم (منتخب)	
منطق	مبادیات ومصطلحات	المرقاۃ	ایساغوجی
فلسفہ	مبادیات ومصطلحات	میبذی	غزالی، تہافت الفلاسفۃ ابن رشد، تہافت التہافت محمود جونپوری، شمس بازغہ

سال ششم (نصف اول)

قرآن حکیم	قدیم تفاسیر	تفسیر طبری (پارہ۱)	

حدیث وسیرت	متن حدیث کا تحقیقی مطالعہ	بخاری نصف اول	فتح الباری
			عمدۃ القاری
فقہ واصول فقہ	اصول فقہ تقابلی مطالعہ	الآمدی، الاحکام (منتخب)	شافعی، الرسالۃ
			زیدان، الوجیز
عربی	الادب (الشعر القدیم)	دیوان الحماسہ (منتخب)	
	النثر القدیم	ابن قتیبہ، ادب الکاتب (منتخب)	
	النثر الجدید	الافغانی، الرد علی الدہریین	
عقیدہ	تصحیح عقائد	شرح عقائد النسفی	
	رد مذاہب ضالہ	قادیانی مسئلہ، مفتی محمد شفیع	
		قادیانی مسئلہ، مولانا مودودی	
مطالعہ امت	مسلم تاریخ کا اجمالی جائزہ	ثروت صولت، مختصر تاریخ اسلام (۱)	معین الدین ندوی، تاریخ اسلام (۱)

سال ششم (نصف ثانی)

قرآن حکیم	قدیم تفاسیر	رازی، تفسیر کبیر (پارہ ۲۹)	
		جصاص، احکام القرآن (الاحزاب)	
حدیث وسیرت	متن حدیث کا تحقیقی مطالعہ	بخاری نصف ثانی	ارشاد الساری
			فتح الباری
فقہ واصول فقہ	متن فقہ حنفی	ہدایہ اولین	الکاسانی، بدائع الصنائع
عربی	الادب (الشعر القدیم)	المعلقات السبعۃ (منتخب)	
	النثر القدیم	عقد الفرید (منتخب)	الاغانی
	النثر الجدید	الندوی، ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین	
عقیدہ	تصحیح عقائد	عقیدہ طحاویہ مع شرح	شبلی، الکلام وعلم الکلام
	رد مذاہب ضالہ (رد منکرین سنت)	افتخار احمد بلخی، فتنہ انکار حدیث	مودودی، سنت کی آئینی حیثیت۔ مصطفی اعظمی، الدراسات فی الحدیث

			النبوی۔عبدالرحمٰن کیلانی، آئینہ پرویزیت
مطالعہ امت	ماضی قریب کی مسلم تاریخ کا اجمالی جائزہ بشمول مطالعہ پاکستان	ثروت صولت، مختصر تاریخ اسلام (۲)	معین الدین ندوی، تاریخ اسلام (۲)

سال ہفتم (نصف اول)

قرآن حکیم	عصری تفاسیر (شوریٰ ونور)	مفتی محمد شفیع، معارف القرآن پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن	
حدیث وسیرت	متن حدیث کا تحقیقی مطالعہ	مسلم نصف اول	النووی، المنہاج قاضی عیاض، الاکمال
فقہ واصول فقہ	متن فقہ حنفی	ہدایہ آخرین	الکاسانی، بدائع الصنائع
عقیدہ	رد ادیان باطلہ (یہودیت وعیسائیت)	مظہر صدیقی، مذاہب عالم	کیرانوی، قرآن سے بائبل تک۔سہ ماہی اسلام اور عیسائیت
مطالعہ امت	معاصر مسلم ممالک کے حالات ومسائل	قاسم محمود، اسلامی دنیا ۲۰۰۱ء	ندوی، مسلم ممالک میں اسلام اور مغربیت کی کشمکش
طرق تحقیق	مطالعہ طرق تحقیق	شلبی، کیف تکتب بحثا اور سالۃ	ڈاکٹر رفیع الدین، اسلامی تحقیق کا طریق کار۔ ڈاکٹر سعید اللہ قاضی، اسلامی تحقیق۔مودودی، تنقیحات
جدید سماجی علوم	مغربی تہذیب کی فکری اساس۔سیاسیات، مذہب	۔	
جدید سائنسی علوم	سائنسی ترقی کے اسباب، تاریخ طبعیات	۔	ڈاکٹر رفیع الدین، اسلام اور سائنس

سال ہفتم (نصف ثانی)

قرآن حکیم	عصری تفاسیر	مودودی، تفہیم القرآن	
	(شوریٰ ونور)	عبدالرحمٰن کیلانی، تفسیر القرآن	
	سورہ دخان	طنطاوی، جواہر القرآن	
حدیث وسیرت	متن حدیث کا تحقیقی مطالعہ	مسلم نصف آخر	فتح الملہم
فقہ واصول فقہ	متون فقہ کا تقابلی مطالعہ	ابن رشد، بدایۃ المجتہد (منتخب)	شاہ ولی اللہ، الانصاف فی اصول الاختلاف۔ حاجی امداد اللہ، فیصلہ ہفت مسئلہ۔ المذاہب الخمسہ ۔ ابو زہرہ، مذاہب اسلامیہ
عقیدہ	ردادیان باطلہ (بدھ مت وہندومت)		وحید الدین خان، علم جدید کا چیلنج
مطالعہ امت	معاصر مسلم ممالک کے حالات ومسائل	زاہد انجم، مسلم ممالک کے مسائل ووسائل	شکیب ارسلان، اسباب زوال امت۔ بیگووچ، اسلام اور مشرق ومغرب کی کشمکش
جدید سماجی علوم	معاشیات، قانون		
جدید سائنسی علوم	کیمیا		

سال ہشتم (نصف اول)

قرآن حکیم	دورۂ قرآن نصف اول		ڈاکٹر رفیع الدین، قرآن اور علم جدید
حدیث وسیرت	دورۂ حدیث	سنن ابی داؤد	
دعوت وتربیت	اصول الدعوۃ	زیدان، اصول الدعوۃ الاسلامیۃ	قاری طیب، دعوت دین سید قطب، خصائص الدعوۃ

	اصول التربیة	احیاء علوم الدین (منتخب)	الاسلامیة۔ علی ہجویری، کشف المحجوب۔ ندوی، تصوف واحسان
حدیث وسیرت	دورۂ حدیث	سنن ترمذی	
جدید سماجی علوم	سماجیات		
جدید سائنسی علوم	حیاتیات		
کمپیوٹر	مبادیات		

سال ہشتم (نصف ثانی)

قرآن حکیم	دورۂ قرآن (نصف ثانی)		
حدیث وسیرت	دورۂ حدیث	سنن نسائی	
دعوت وتربیت	اصول تربیت	سہروردی، عوارف المعارف (منتخب)	ڈاکٹر میر ولی الدین، قرآن اور تعمیر سیرت۔ محمد قطب، قرآن کا طریق دعوت
	اصول دعوت	فتحی یکن، اصول الدعوة الاسلامیة	
حدیث وسیرت	دورۂ حدیث	سنن ابن ماجہ	
تحقیق	تحقیقی مقالہ لکھنا		
جدید سماجی علوم	فلسفہ، نفسیات		عبدالسلام ندوی، تاریخ حکماء اسلام۔ ڈاکٹر اظہر رضوی، مسلم نفسیات کے خدوخال
جدید سائنسی علوم	کونیات، فلکیات		ڈاکٹر فضل کریم، قرآن اور کائنات

ابوعمار زاہد الراشدی

کتاب کے ساتھ میرا تدریجی تعارف

[یہ مضمون ''مطالعہ'' کے عنوان سے مختلف اصحاب قلم کی تحریروں کے ایک کتابی مجموعہ کے لیے لکھا گیا۔]

کتاب کے ساتھ میرا تعارف بحمد اللہ تعالیٰ بہت پرانا ہے اور اس دور سے ہے جبکہ میں کتاب کے مفہوم اور مقصد تک سے آشنا نہیں تھا۔ والد محترم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کا گھر میں زیادہ تر وقت لکھنے پڑھنے میں گزرتا تھا اور ان کے ارد گرد الماریوں میں کتابیں ہی کتابیں ہوتی تھیں اس لیے کتاب کے چہرہ سے شناسائی تو تب سے ہے جب میں نے ارد گرد کی چیزوں کو دیکھنا اور ان میں الگ الگ فرق کرنا شروع کر دیا تھا۔

اس کے بعد کتاب سے دوسرے مرحلے کا تعارف اس وقت ہوا جب میں نے دو چار حرف پڑھ لیے اور کم از کم کتاب کا نام پڑھ سکتا تھا۔ والد صاحب ایک چارپائی پر بیٹھ کر لکھا کرتے تھے اور حوالہ کے لیے کوئی کتاب دیکھنے کی ضرورت ہوتی تو خود اٹھ کر متعلقہ الماری سے وہ کتاب لے لیا کرتے تھے مگر جب میں اور میری بڑی ہمشیرہ الفاظ کی شناخت کے قابل ہو گئے تو پھر اس کام میں ہماری شرکت بھی ہو گئی، اس حد تک کہ ہم میں سے کوئی موجود ہوتا تو والد صاحب کو کتاب کے لیے خود الماری تک نہیں جانا پڑتا تھا بلکہ وہ ہمیں آواز دیتے کہ فلاں کتاب کی فلاں جلد نکال لاؤ اور ہم میں سے کوئی یہ خدمت سرانجام دے دیتا۔ ابتدا میں والد صاحب کو ہمیں یہ بتانا پڑتا تھا کہ فلاں الماری کے فلاں خانے میں اس نام کی کتاب سے اس کی اتنے نمبر کی جلد نکال لاؤ۔ بعد میں کتابوں سے ہمارا تعارف گہرا ہو گیا تو وہ صرف کتاب اور جلد نمبر کا کہتے اور ہم کتاب نکال لاتے اور اس کے لیے بسا اوقات ہم دونوں بہن بھائیوں میں مقابلہ بھی ہوتا کہ کون پہلے کتاب نکال کر لاتا ہے۔

اس وقت کی جن کتابوں کے نام ابھی تک ذہن کے نقشے میں محفوظ ہیں، ان میں ۱۔ السنن الکبریٰ، ۲۔ لسان المیزان، ۳۔ تذکرۃ الحفاظ، ۴۔ تہذیب التہذیب، ۵۔ تاریخ بغداد اور ۶۔ نیل الاوطار بطور خاص قابل ذکر ہیں جو علم حدیث اور اسماء رجال کی کتابیں ہیں اور یہ حضرت والد صاحب کے خصوصی ذوق کے علوم ہیں۔ ان کتابوں کے نام، ٹائٹل اور جلدیں بچپن میں ہی ذہن پر نقش ہو گئی تھیں اور یہ نقش ابھی تک اس طرح تازہ ہیں جیسے آج ہی ان کتابوں کو دیکھا ہو۔

پھر ایک قدم اور آگے بڑھا اور کتاب کو خود پڑھنے کی منزل آ گئی۔ اس کے لیے میں گکھڑ کے ایک مرحوم بزرگ ماسٹر بشیر احمد صاحب کشمیری کا ممنون احسان ہوں کہ ان کی بدولت کتاب کے مطالعہ کی حدود میں قدم رکھا۔ ماسٹر بشیر احمد کشمیریؒ پرائمری سکول کے ٹیچر تھے، حضرت والد محترم کے قریبی دوستوں میں سے تھے، ان کے خاندان سے ہمارا گہرا خاندانی تعلق تھا، انہیں ہم چاچا جی کہا کرتے تھے اور وہ بھی ہم سے بھتیجوں جیسا تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ کو ہم بے جی کہتے تھے اور ان کی ہمشیرگان ہماری پھوپھیاں کہلاتی تھیں۔ انہی میں سے ایک پھوپھی اب میرے چھوٹے بھائی مولانا عبد القدوس قارن کی خوش دامن ہیں۔ والد محترم کو جب کسی جلسہ یا دوسرے کام کی وجہ سے رات گھر سے باہر رہنا پڑتا تو بے جی اس روز ہمارے ہاں رات گزارتی تھیں اور ہمیں چھوٹی چھوٹی کہانیاں سنایا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ہم بہت خوش ہوتے تھے اور ہمیں ایسی رات کا انتظار رہتا تھا۔

ماسٹر بشیر احمد صاحب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے شیدائی اور احرار کے سرگرم کارکن تھے۔ وہ حضرت شاہ جیؒ کی گکھڑ تشریف آوری اور جلسہ سے خطاب کا واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے اور میرے بارے میں بتاتے تھے کہ میں بالکل گود کا بچہ تھا اور مجھے حضرت شاہ جیؒ نے گود میں اٹھایا تھا اس لیے مجھ سے اگر کوئی دوست پوچھتا ہے کہ کیا تم نے امیر شریعتؒ کی زیارت کی ہے تو میں کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو یاد نہیں ہے البتہ شاہ جیؒ نے مجھے دیکھا ہے۔

ماسٹر صاحب کے ہاں ہفت روزہ خدام الدین، ترجمان اسلام، ماہنامہ تبصرہ، ہفت روزہ پیام اسلام، ہفت روزہ چٹان اور دیگر دینی جرائد آیا کرتے تھے۔ میں ان جرائد سے انہی کے ہاں متعارف ہوا اور وہیں سے رسالے پڑھنے کی عادت شروع ہوئی۔ حضرت والد صاحب کے پاس دہلی سے ماہنامہ برہان، ملتان سے ماہنامہ الصدیق، چوکیرہ (سرگودہا) سے ماہنامہ الفاروق اور فیصل آباد (تب لائل پور) سے ہفتہ روزہ پاکستانی آیا کرتے تھے جو میری نظر سے گزرا کرتے تھے۔ جامع مسجد بوہڑ والی گکھڑ کے حجرہ کی الماری میں ایک چھوٹی سی لائبریری تھی جس کے انچارج ماسٹر صاحب مرحوم تھے۔ اس میں زیادہ تر احرار راہ نماؤں کی کتابیں تھیں۔ وہیں سے میں نے وہ کتابیں لیں جو میری زندگی میں مطالعہ کی سب سے پہلی کتابیں ہیں۔ چودھری افضل حق مرحوم کی ''تاریخ احرار''، مولانا مظہر علی اظہر کی ''دنیا کی بساط سیاست'' اور آغا شورش کاشمیری کی ''خطبات احرار'' پہلی کتابیں ہیں جن کا میں نے باقاعدہ مطالعہ کیا۔ کچھ سمجھ میں آئیں اور اکثر حصے ذہن کے اوپر سے ہی گزر گئے لیکن بہرحال میں نے اپنی مطالعاتی بلکہ فکری زندگی کا آغاز ان کتابوں سے کیا۔

یہ میری زندگی کا وہ دور ہے جب میں نے قرآن کریم حفظ مکمل کر لیا تھا اور صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں گھر میں ہی حضرت والد صاحب سے پڑھ رہا تھا یعنی ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء کا دور جب میری عمر تیرہ چودہ برس کے لگ بھگ تھی۔ اس کے بعد جب ۶۳ء میں مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں داخل ہوا اور مدرسہ کے دار الاقامہ میں ایک آزاد طالب علم کی

حیثیت سے نئی زندگی کا آغاز کیا تو میں نے اس آزادی کا خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ گھومنا پھرنا' جلسے سننا' لائبریریاں تلاش کرنا' رسالے ڈھونڈنا' کتابیں مہیا کرنا اور ان کا مطالعہ کرنا میرے روزمرہ معمولات میں شامل ہو گیا تھا۔ درسی کتابوں کے ساتھ میرا تعلق اتنا ہی تھا کہ سبق میں حاضر ہوتا تھا اور واجبی سے مطالعہ وتکرار کے ساتھ سبق کو کسی حد تک قابو میں رکھنے کی کوشش بھی بسا اوقات کر لیتا تھا لیکن اس کے علاوہ میری مصروفیات کا دائرہ پھیل چکا تھا اور اس میں شب و روز کی کوئی قید باقی نہیں رہ گئی تھی۔

اس دور میں مدرسہ نصرۃ العلوم کے کتب خانے کے علاوہ عم مکرم حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی دامت برکاتہم کی ذاتی لائبریری میری دسترس میں تھی اور چوک نیائیں میں اہل حدیث دوستوں کا ''اسلامی دار المطالعہ'' میری جولان گاہ میں شامل تھا جہاں میں اکثر عصر کے بعد جاتا' دینی جرائد اور رسالوں پر نظر ڈالتا اور مطالعہ کے لیے کوئی نہ کوئی کتاب وہاں سے لے آتا۔ طالب علمی کے دور میں سب سے زیادہ استفادہ میں نے ان تین لائبریریوں سے کیا ہے۔

مطالعہ کے لیے مجھے جس نوعیت کی کوئی کتاب یا رسالہ میسر آ جاتا' سمجھ میں آتا یا نہ آتا' میں اس پر ایک نظر ڈالنے کی کوشش ضرور کرتا البتہ ترجیحات میں بالترتیب ۱۔ مزاحیہ تحریریں' ۲۔ تاریخی ناول اور ۳۔ جاسوسی ادب سرفہرست رہے اور اب بھی اختیاری مطالعہ میں حتی الامکان ترجیحات کی یہ ترتیب قائم رہتی ہے مگر یہ بات تفریحی مطالعہ کی ہے یعنی فارغ وقت گزارنے کے لیۓ ذہن کو دیگر مصروفیات سے فارغ کرنے کے لیے اور تھوڑی بہت ذہنی آسودگی حاصل کرنے کے لیے ورنہ عملی وفکری ضرورت کے لیے میرے مطالعہ کی ترجیحات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیلی ہو چکی ہیں اور اب ۱۔ حدیث نبوی ﷺ اور اس سے متعلقہ علوم وفنون' ۲۔ تاریخ اور حقائق وواقعات کا پس منظر اور ۳۔ اقوام وافکار کا تقابلی مطالعہ اسی ترتیب کے ساتھ میری دل چسپی کے موضوعات ہیں۔

شعر وشاعری بھی میرے مطالعہ کا اہم موضوع رہی ہے اور کسی حد تک اب بھی ہے۔ ایک دور میں دیوان حافظؒ اور دیوان غالب میرے سرہانے کے نیچے مستقل پڑے رہتے تھے۔ دیوان حافظؒ کے بہت سے اشعار سمجھ میں نہیں آتے تھے اس لیے میں نے مترجم دیوان رکھا ہوا تھا اور اس کی مدد سے ضروری باتیں سمجھ لیا کرتا تھا۔ عربی ادب میں دیوان حماسہ مطالعہ اور تدریس دونوں کے لیے میری پسندیدہ کتاب ہے اور مصر کے قومی شاعر شوقیؒ کی کوئی چیز مل جائے تو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اردو ناول کی شاید ہی کوئی صنف میں نے چھوڑی ہو۔ جاسوسی' تاریخی اور رومانی ہر قسم کے ناول میں نے پڑھے ہیں اور سینکڑوں ناول پڑھ ڈالے ہیں۔ نسیم حجازی سے لے کر ابن صفی تک کوئی ناول نگار میرے دائرے سے باہر نہیں رہا جبکہ ادبی جرائد میں چٹان' اردو ڈائجسٹ' سیارہ ڈائجسٹ' حکایت' قومی ڈائجسٹ اور علامت سالہا سال تک میرے مطالعہ کا حصہ رہے ہیں اور ماہنامہ الشریعۃ کے تبادلے میں جو بیسیوں جرائد ہر ماہ آتے ہیں' ان سب کے مضامین کے

عنوانات پر ایک نظر ڈالنا اور دل چسپی کے مضامین کو مطالعہ کے لیے الگ کر لینا اب عادت سی بن گئی ہے۔

کتاب کے ساتھ تعارف کا اس سے اگلا مرحلہ میرے طالب علمی کے آخری دور میں شروع ہوا۔ یہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد کے دور کی بات ہے۔ گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن کے سامنے جہاں آج کل سفینہ مارکیٹ ہے، ان دنوں یہاں خیام ہوٹل ہوا کرتا تھا جہاں ہر اتوار کی شام کو ''مجلس فکر ونظر'' کے زیر اہتمام ایک فکری نشست جمتی تھی۔ ارشد میر ایڈووکیٹ مرحوم اس مجلس کے سیکرٹری تھے۔ ان سے اسی محفل میں تعارف ہوا جو بڑھتے بڑھتے بے تکلفانہ اور برادرانہ دوستی تک جا پہنچا۔ اس ادبی محفل میں کوئی نہ کوئی مقالہ ہوتا اور ایک آدھ نظم یا غزل ہوتی جس پر تنقید کا میدان گرم ہوتا اور ارباب شعر وادب اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے۔ پروفیسر اسرار احمد سہاروی، سید سبط الحسن ضیغم، ایزد مسعود ایڈووکیٹ، پروفیسر عبد اللہ جمال، پروفیسر افتخار ملک مرحوم، پروفیسر محمد صادق، پروفیسر رفیق چودھری، اثر لدھیانوی مرحوم اور ارشد میر ایڈووکیٹ مرحوم اس مجلس کے سرکردہ ارکان تھے۔ میں بھی ہفتہ وار ادبی نشست میں جاتا تھا اور ایک خاموش سامع کی حیثیت سے شریک ہوتا تھا۔ ایک روز اگلی محفل کا پروگرام طے ہو رہا تھا لیکن کوئی صاحب مقالہ کے لیے تیار نہیں ہو رہے تھے۔ میں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کہا کہ اگر اجازت ہو تو اگلی محفل میں مضمون میں پڑھ دوں؟ دوستوں نے میری طرف دیکھا تو میری ہیئت کذائی دیکھ کر تذبذب کا شکار ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تھوڑی خاموشی کے بعد ارشد میر صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس موضوع پر مضمون پڑھیں گے؟ میں نے جواب دیا کہ ''فلپ کے ہٹی کی کتاب 'عرب اور اسلام' پر ایک تنقیدی نظر''۔ ہٹی کی اس کتاب کا ترجمہ انہی دنوں آیا تھا اور میں نے تازہ تازہ پڑھ کر اس کی بہت سی باتوں کو نشان زد کر رکھا تھا۔ اس لیے میرا خیال تھا کہ میں اگلے اتوار تک کتاب کے بارے میں اپنے تاثرات کو قلم بند کر لوں گا مگر میرا یہ کہنا ایک دھما کہ ثابت ہوا۔ میری پہلی بات ہی بعض دوستوں کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ دوسری بات نے تو ان کے چہروں کی کیفیات کو یک لخت تبدیل کر دیا اور مجھے بعض چہروں پر خندۂ استہزا کی جھلک صاف دکھائی دینے لگی مگر میں اپنے موقف پر قائم رہا جس پر ارشد میر صاحب نے اگلی محفل میں میرے مضمون کا اعلان کر دیا۔

میں نے اپنے مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصے میں ان واقعاتی غلطیوں کی نشان دہی کی جو ہٹی سے تاریخی طور پر چند واقعات کو بیان کرنے میں ہو گئی تھیں اور ان کی تعداد دس سے زیادہ تھی۔ دوسرے حصے میں اس اصولی بحث پر کچھ گزارشات پیش کیں کہ ہٹی اور دیگر مستشرقین اسلام کو ایک تحریک (Movement) کے طور پر پیش کرتے ہیں جبکہ اسلام تحریک نہیں بلکہ دین ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی تحریک اور دین کے فرق کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اس مضمون کا پہلا حصہ ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور میں اس دور میں شائع ہو گیا تھا مگر دوسرے حصے کے بارے میں ترجمان اسلام کے مدیر محترم ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال مرحوم نے مجھے بتایا کہ وہ کہیں گم ہو گیا ہے۔ بدقسمتی سے

میرے پاس اس کی کاپی نہیں تھی اور مزید بدقسمتی یہ کہ اس کے بعد اس حصے کو لکھنے کی کئی بار کوشش کر چکا ہوں مگر ابھی تک اس معیار پر نہیں لکھ پا رہا۔ کسی کتاب کے پوسٹ مارٹم اور آپریشن کے حوالے سے یہ میرا پہلا مضمون تھا جو میں نے ''مجلس فکر ونظر'' کی ہفتہ وار ادبی نشست میں پڑھا جسے بے حد پسند کیا گیا اور اس کے بعد مجلس میں میری شمولیت نے خاموش سامع کے بجائے متحرک رکن کی شکل اختیار کر لی۔

کتاب کے ساتھ میرے تعلق کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ زندگی میں اپنے جیب خرچ اور کمائی کا ایک بڑا حصہ میں نے کتاب پر صرف کیا ہے۔ خرچ کے معاملے میں میری تین کمزوریاں شروع سے رہی ہیں: ا۔ سفر، ۲۔ کتاب اور ۳۔ ڈاک اسٹیشنری۔ مجھے جب بھی اپنے اخراجات میں کوئی گنجائش ملی ہے (بسا اوقات اس کے بغیر بھی) تو میری رقم کے مصارف میں یہی تین چیزیں شامل رہی ہیں اور اب بھی یہی صورت حال ہے۔ میں نے زندگی میں جتنی کتابیں خریدی ہیں، اگر سب میرے پاس موجود ہوتیں تو انہیں سنبھالنے کے لیے اچھی خاصی لائبریری درکار ہوتی مگر میرے ساتھ المیہ یہ رہا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے تک کتاب خریدنے میں جس قدر ''فضول خرچ'' تھا، اسی طرح کتاب دینے میں بھی فراخ دل رہا ہوں۔ مجھ سے جس دوست نے بھی کسی ضرورت کے لیے کوئی کتاب مانگی ہے، میں انکار نہیں کر سکا اور اس طرح دی ہوئی کتابوں میں شاید ہی چند کتابیں مجھے واپس ملی ہوں ورنہ اکثر کتابیں دوستوں ہی کے کام آ رہی ہیں۔ یہ ''واردات'' میرے ساتھ انفرادی کے علاوہ اجتماعی بھی ہوئی ہے اور کئی بار ہوئی ہے۔ ۶۵ء کی بات ہے کہ گکھڑ میں ''انجمن نوجوانان اسلام'' قائم ہوئی جس کے بانیوں میں میرا نام بھی شامل ہے۔ اس انجمن نے عوامی خدمت کے لیے ''دار المطالعہ'' قائم کیا تو میں نے اپنی زیادہ تر کتابیں وہاں دے دیں کہ عمومی استفادہ ہوگا اور محفوظ بھی رہیں گی مگر دو چار سال کے بعد انجمن بکھری تو کتابوں کا بھی کچھ پتہ نہ چل سکا کہ کہاں گئیں۔

اس کے بعد گوجرانوالہ میں اسلامیہ کالج روڈ پر کچھ نوجوانوں نے ''انصار الاسلام لائبریری'' کے نام سے دینی دار المطالعہ قائم کیا تو اس وقت جمع ہونے والی کتابوں کا بڑا حصہ ان کی نذر کر دیا۔ یہ دار المطالعہ آٹھ دس سال چلتا رہا ہے اور اب اس کا بھی کوئی سراغ موجود نہیں ہے۔

اس کے کافی عرصہ بعد شاہ ولی اللہ یونیورسٹی وجود میں آئی اور اس میں لائبریری قائم کی گئی تو میں نے ایک بار پھر کتابوں کی چھانٹی کی اور اچھا خاصا ذخیرہ شاہ ولی اللہ یونیورسٹی کی لائبریری میں منتقل کر دیا مگر یونیورسٹی کا سلسلہ تعلیم چند سال بعد منقطع ہو گیا تو لائبریری بھی بند ہو گئی۔ خدا جانے کوئی کتاب وہاں اب بھی موجود ہے یا نہیں۔

یہ سلسلہ شاید مزید آگے چلتا مگر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی کہ میرے بڑے بیٹے حافظ محمد عمار خان ناصر سلمہ کو کتاب شناسی کا ذوق عطا فرمایا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس نے آہستہ آہستہ کتابوں کا معاملہ اپنے کنٹرول میں لے لیا اور کچھ مجھے بھی تھوڑی ''عقل'' آ گئی اس لیے اب اگر اس سے کوئی کتاب کے بارے میں پوچھتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ

’’ابو سے پوچھنا پڑے گا‘‘ اور مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ’’ناصر کو پتہ ہوگا‘‘۔ اس طرح کچھ کتابیں بچی ہوئی ہیں اور ہم انہیں الشریعۃ اکادمی کی لائبریری کے لیے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔

’’الشریعہ اکادمی‘‘ گوجرانوالہ میں جی ٹی روڈ پر کنگنی والا بائی پاس کے ساتھ مغرب کی جانب ہاشمی کالونی میں ایک کنال رقبہ پر تعلیمی اور تصنیفی مقاصد کے لیے قائم کی گئی ہے جس کی نگرانی میرے پاس اور نظم عزیزم حافظ محمد عمار خان ناصر کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں ایک لائبریری کے لیے بڑا ہال مخصوص کر دیا گیا ہے اور خواہش ہے کہ ایک اچھی سی لائبریری بنائی جائے جو علماء کرام، اہل دانش اور طلبہ کے لیے استفادہ کا ذریعہ بنے۔ ارادہ یہ ہے کہ فارغ التحصیل علماء کرام کے لیے ایک ’’خصوصی کورس‘‘ شروع کیا جائے جس میں انہیں تاریخ، تقابل ادیان، تعلقات عامہ، کمپیوٹر اور دیگر ضروری مضامین کی تیاری کے ساتھ ساتھ تحقیق و مطالعہ، تحریر و انشا اور ادب و صحافت کے ذوق سے آشنا کیا جائے اور اردو، عربی اور انگلش سے حسبِ ضرورت روشناس کرایا جائے۔ اس کے لیے جگہ موجود ہے اور دیگر ضروری وسائل کے لیے بھی اصحاب خیر سے تعاون کی امید ہے لیکن میرے نزدیک اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز ایک معیاری لائبریری ہے۔ جس روز کام شروع کرنے کی حد تک لائبریری میسر آ گئی، اس ’’خصوصی کورس‘‘ کا آغاز کر دیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حالات حاضرہ کے حوالے سے مولانا زاہد الراشدی کا مستقل کالم

روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں نوائے قلم کے عنوان سے ہفتہ میں دو بار
اور روزنامہ پاکستان لاہور میں ہفتہ وار ایک مضمون شائع ہوتا ہے۔
اوصاف کا کالم مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

www.dailyausaf.com

مسئلہ کشمیر ٥ پس منظر، موجودہ صورت حال اور حل

ڈاکٹر محمد فاروق خان ہمارے ملک کے معروف دانش ور اور کالم نگار ہیں اور جس مسئلے پر قلم اٹھاتے ہیں، اس میں تحقیق، تجزیہ اور استدلال کے خوب صورت امتزاج کو قاری کے لیے باعث کشش بنا دیتے ہیں۔ بعض مسائل پر ان کے استدلال و تجزیہ کے نتائج سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن تحقیق و استدلال میں ان کی محنت اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے ان کی وسعت نظر سے اختلاف ممکن نہیں۔

زیر نظر مقالہ میں انہوں نے مسئلہ کشمیر کے تاریخی پس منظر اور اس مسئلے میں مختلف فریقوں کے موقف و کردار کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور حقائق و واقعات کو ترتیب اور حوالہ جات کے ساتھ اس انداز سے پیش کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر اور اس کے بارے میں کشمکش کا ایک مجموعی تناظر قاری کے سامنے آ جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ان کے پیش کردہ حل اور تجاویز سے بھی ہمیں اتفاق ہو لیکن مسئلہ کشمیر کو ایک تاریخی تسلسل اور تناظر میں پیش کرنے کے لیے ان کی محنت قابل داد ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

۶۸ صفحات پر مشتمل یہ مقالہ عمدہ کمپوزنگ اور طباعت کے ساتھ دار الاشراق ۱۲۳/بی ماڈل ٹاؤن لاہور نے شائع کیا ہے۔

فتنہ دجال اکبر ٥ خطرات اور تدابیر

جناب رسالت مآب ﷺ نے امت کو جن فتنوں سے بطور خاص خبردار فرمایا ہے، ان میں دجال کا فتنہ سرفہرست ہے اور متعدد احادیث نبویہ میں دجال اور اس کے فتنے کے بارے میں نشانیاں، تفصیلات اور اس کی تباہ کاریاں وضاحت کے ساتھ موجود ہیں جن کی تعبیر و تشریح ہر دور میں محدثین کرامؒ اپنے اپنے علمی دائرے اور ذوق کے مطابق کرتے آ رہے ہیں۔

بھارت کے معروف مسلم سکالر اور دانش ور ڈاکٹر اسرار عالم نے اس موضوع پر بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور ان کی تحقیق و تجزیہ کا ایک منفرد انداز ہے جس میں عالم اسلام کے خلاف مغرب کی فکری اور تہذیبی یلغار کو دجالی فتنہ کے

روپ میں پیش کر کے مغرب کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار عالم صاحب کے فکر وتجزیہ کے تمام نتائج سے اتفاق ضروری نہیں لیکن مغربی فلسفہ وتہذیب کی تباہ کاریوں اور اس کے مکر وفریب کو جس تنوع اور وسعت کے ساتھ انہوں نے بے نقاب کیا ہے، اس سے مغرب کے فکر وفلسفہ اور اس کی تہذیبی یلغار کے اہداف کو سمجھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔

زیر نظر رسالہ میں انہوں نے اس موضوع پر اپنی تحریروں کا خلاصہ ۸۰ صفحات میں پیش کیا ہے جسے دار العلم نئی دہلی نے شائع کیا ہے اور اس کی قیمت ۲۰ روپے ہے۔

درس مثنوی مولانا رومؒ

مولانا جلال الدین رومیؒ کی ''مثنوی'' کو نہ صرف فارسی ادب کی کلاسیکل کتابوں میں نمایاں مقام حاصل ہے بلکہ اہل تصوف کے ہاں بھی معرفت اور اسرار بندگی کے بیان میں اسے اعلیٰ درجہ کی کتاب سمجھا جاتا ہے بالخصوص برصغیر پاک وہند میں شیخ العلما حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حلقہ میں تو مثنوی باقاعدہ تربیت واصلاح کے نصاب میں شامل ہے جس کا درس دیا جاتا ہے اور اس کی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

حضرت تھانویؒ ہی کے حلقہ کے ایک باذوق بزرگ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ نے چار سال قبل مثنوی پر اپنے متوسلین اور خوشہ چینوں کو چوبیس درس دیے جنہیں قلم بند کر کے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

پونے چار سو صفحات کی یہ خوب صورت اور مجلد کتاب کتب خانہ مظہری، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی سے طلب کی جاسکتی ہے۔

ماہنامہ ظلال القرآن

مولانا سید محمد معروف شاہ شیرازی ہزارہ کے معروف عالم اور دانش ور ہیں جن کا فکری تعلق جماعت اسلامی سے ہے اور علمی میدان میں ان کی خدمات کا سلسلہ خاصا وسیع ہے جس میں سید قطب شہیدؒ کی معرکہ آرا تفسیر ''فی ظلال القرآن'' کا اردو ترجمہ بطور خاص قابل ذکر ہے۔ ان دنوں وہ اسلام آباد سے ماہنامہ ''ظلال القرآن'' کے نام سے ایک معیاری علمی ودینی جریدہ پابندی سے شائع کر رہے ہیں جس میں علمی وفکری مسائل کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کی تازہ ترین صورت حال پر تبصرہ بھی شامل ہوتا ہے۔

۵۰ صفحات پر مشتمل اس ماہوار جریدہ کی قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے اور سالانہ زر خریداری ۱۵۰ روپے ہے۔ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جاسکتی ہے:

مسجد عمار بن یاسرؓ، گلی ۲۶، F/10-1، اسلام آباد

پاکستان میں پہلا اسلامی بینک

کراچی (اپ پ) سٹیٹ بینک آف پاکستان نے ملک میں پہلے اسلامی کمرشل بینک کے قیام کے لیے لائسنس جاری کر دیا ہے۔ کراچی میں ہونے والی ایک سادہ تقریب میں گورنر سٹیٹ بینک ڈاکٹر عشرت حسین نے میزان بینک لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو عرفان صدیقی کو لائسنس دیا۔ میزان بینک کے سپانسرز کا کویت اور بحرین میں بھی ایک بینک قائم ہے جبکہ جدہ میں اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کے نام سے بھی ایک ادارہ موجود ہے۔ میزان بینک کے چیئرمین اور بورڈ آف ڈائریکٹرز شیخ ابراہیم بن خلیفہ الخلیفہ ہیں جو کہ بحرین کے نائب وزیر خزانہ ہیں۔ میزان بینک لمیٹڈ پہلا اسلامک بینک ہوگا جو پاکستان کے اندر کام شروع کرے گا۔ اس کی پورے ملک میں شاخیں کھولی جائیں گی۔ گورنر اسٹیٹ بینک ڈاکٹر عشرت حسین نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میزان بینک کو ایک اہم اور بھاری ذمہ داری سونپی گئی ہے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ دیگر بینک بھی اسلامی اصولوں کے مطابق بینکاری کو فروغ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کافی مشکل مرحلہ ہے تاہم یہ دیکھنا ہے کہ بینک کس طرح اپنے مقاصد حاصل کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے حکومت سے وضاحت طلب کی کہ بینکوں کا نظام کیا اسلامی اصولوں کے مطابق کیا جائے گا جس کے بعد سٹیٹ بینک کے کمیشن نے میزان بینک کی درخواست پر غور کیا اور بینک پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں لائسنس جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئے اسلامک بینک کے قیام سے لوگوں کو ایک نیا تجربہ ملے گا جس کے بعد دوسرے بینک بھی اس کی تقلید کرنے کے لیے آگے آئیں گے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور، یکم فروری ۲۰۰۲ء)

امریکہ میں ڈاڑھی کا مقدمہ

نیویارک (نمائندہ خصوصی) نیوجرسی اسٹیٹ میں ۱۰ مسلمان پولیس افسران نے دوران ڈیوٹی ڈاڑھی رکھنے کا مقدمہ جیت لیا ہے۔ جسٹس ڈیپارٹمنٹ کے ایک لاسوٹ میں کہا گیا تھا کہ ۱۰ مسلم افسروں کو ڈاڑھی رکھنے کی وجہ سے ملازمت سے بے دخلی یا پھر ان کی مرضی کے خلاف محکموں میں کھپائے جانے کا امکان تھا۔ جسٹس ڈیپارٹمنٹ نے محکمہ کو حکم دیا کہ مسلم پولیس افسروں کو دوران ملازمت ڈاڑھی رکھنے کی اجازت دی جائے اور انہیں ہرجانے کے طور پر ۵۳,۶۰۰ ڈالر بھی ادا کیے جائیں۔

(روزنامہ پاکستان لاہور، ۸ فروری ۲۰۰۲ء)